علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مضمون	:	جنرل ہوم اکنامکس
سطح	:	میٹرک
کوڈ	:	209
مشق	:	01
سمسٹر	:	بہار 2025ء

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیں۔

سوال نمبر 1۔ ہوم اکنامکس کے پانچ بنیادی مضامین کون سے ہیں؟ نیز یہ بھی تحریر کریں کہ یہ مضامین معاشرے کی فلاح و بہبود میں کس طرح کارآمد ہو سکتے ہیں؟

جواب۔

لفظ ہوم اکنامکس کا مطلب گھریلو سائنس ہے، یعنی یہ ایک ایسا مضمون ہے جس کے مطالعہ کے بعد انسان اپنے وسائل کا بہترین استعمال کرتے ہوئے اپنے گھر کو اس طرح چلاتا ہے کہ یہ خاندان اور خوش حال خاندان کے لیے سب سے زیادہ مفید ہو۔ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

خوش حال خاندان کا دارومدار اہلیت، ذہانت، فہم و فراست اور گھریلو امور کی مہارت پر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے دور میں لڑکیوں کے لیے گھریلو کام کاج کی تعلیم کو بہت مفید اور مددگار سمجھا جاتا رہا ہے۔ گھریلو معاشیات کے ذریعے لڑکیوں کی تربیت اس طرح کی جاتی ہے کہ وہ گھر کے تمام امور بخوبی انجام دے سکیں، گھریلو مسائل کو احسن طریقے سے حل کر سکیں اور طویل مدت میں منتظمہ بن سکیں۔

لہٰذا!

روزمرہ زندگی میں ہوم اکنامکس ایک ایسا مضمون ہے جو روزمرہ کی زندگی سے متعلق مسائل کا حل فراہم کرتا ہے تاکہ افراد اور خاندان خوشگوار زندگی گزار سکیں اور ایک صحت مند معاشرہ تشکیل دے سکیں۔

روزمرہ زندگی سے جوڑے ہوئے مسائل

۔گھر کی صفائی، کپڑے دھونے، بچوں کی دیکھ بھال، گھر کی سجاوٹ، مہمانوں کی دیکھ بھال وغیرہ میں ہوتا ہے۔ تناؤ اور اضطراب کا سبب بنتا ہے۔

۔ایک اور اہم چیز جو آپ نے گھریلو کام کاج کی تعریف میں پڑھی ہے وہ ہے خاندانی زندگی کو خوشگوار بنانا۔ اس مقصد کے لیے گھریلو کام کاج لڑکیوں کو مستقبل میں اچھے مینیجر بننے کے لیے اس قسم کی تربیت فراہم کرتی ہے۔ گھر کے کاموں کو احسن طریقے سے کرنے اور خاندانی وسائل کو بہترین طریقے سے استعمال کرتے ہوئے تمام لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہونا تاکہ ان کے درمیان تعلقات خوشگوار ہوں۔ باہمی تعلقات کو خوش و خرم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کے احساسات اور جذبات کا خیال رکھا جائے اور خود کو اور دوسروں کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ گھر کے تمام افراد کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ گھریلو معاشیات کی تعلیم گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے تفصیلی معلومات فراہم کرتی ہے اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ گھر کے تمام افراد کو ہر ممکن طریقے سے ایک دوسرے کی جسمانی، ذہنی اور سماجی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ روزمرہ زندگی میں ہوم اکنامکس کی تعلیم کس طرح مدد کر سکتی ہے۔ پروین کو گھر کے کام کاج کا بہت شوق ہے۔ اس نے کھانا پکانا اپنی ماں سے سیکھا اور کچھ دنوں کے بعد اس نے مزیدار کھانا بنانا شروع کر دیا۔ اس لیے زاہدہ کافی پریشان ہے کہ وہ کھانا کیسے پکائے جو سب کے لیے مفید ہو۔ درحقیقت پروین نے جو کھانا پکایا وہ ذائقے کے لحاظ سے بہت لذیذ اور لذیذ تھا لیکن یہ گھر کے تمام افراد کی ضروریات کے مطابق نہیں تھا اور اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ مختلف کھانوں میں کون سے غذائی اجزاء • پائے جاتے ہیں۔

ہوم اکنامکس کا مضمون اور گھریلو معاملات

ہوم اکنامکس کا مضمون گھریلو امور کے اصول بیان کرتا ہے جو لڑکیوں کو نہ صرف گھریلو معاملات میں ماہر بناتے ہیں بلکہ گھریلو معاملات سے متعلق مسائل کو حل کرنے میں بھی ان کی مدد کرتے ہیں۔

روزمرہ زندگی میں ہوم اکنامکس کی تعلیم کی اہمیت

جس طرح کسی فرد کی شخصیت کا خاندان کی زندگی سے گہرا تعلق ہوتا ہے، اسی طرح قومی ترقی اور سماجی روزمرہ کی زندگی کا براہ راست تعلق خاندان کی زندگی سے ہوتا ہے۔ معاشرے کی فلاح و بہبود اور ملک کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ فرد کو خاندانی زندگی میں ترقی کے بہترین مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ وہ مطمئن اور پرسکون زندگی گزار سکے۔ ہوم اکنامکس کا مضمون اسی اہمیت کے پیش نظر ترتیب دیا گیا ہے تاکہ فرد کو اس ہوم اکنامکس کی تعلیمات سے خاندان کی روزمرہ زندگی میں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئی ڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com 03345504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

درپیش مسائل کے بارے میں رہنمائی حاصل کی جا سکے۔مندرجہ ذیل ہوم اکنامکس کی تعلیم کی اہمیت کو بیان کیا جا رہا ہے؛

باہمی میل جول اور گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانا

عام طور پر خاندان میں بچے، بوڑھے، جوان ہر عمر کے لوگ ہوتے ہیں اور مختلف عمروں کے لوگوں کی ضروریات اور سرگرمیوں میں نمایاں فرق ہوتا ہے اور پھر خاندان کا ہر فرد ایک منفرد شخصیت اور مزاج کا حامل ہوتا ہے۔اکثر شخصیت اور مزاج میں اختلاف کی وجہ سے ناراضگی پیدا ہوجاتی ہے اور گھر کا ماحول ناخوشگوار ہو جاتا ہے۔ہوم اکنامکس کا مضمون رہنمائی کرتا ہے کہ کس طرح مختلف عمروں کے لوگوں کی بنیادی، سماجی اور نفسیاتی ضروریات کو پورا کیا جا سکتا ہے تاکہ گھر کے تمام افراد مطمئن زندگی گزار سکیں اور یہ بھی بتاتا ہے کہ کس طرح باہمی میل جول کو خوشگوار بنایا جائے۔اس لیے ایک دوسرے کے جذبات اور جذبات کا احترام کتنا ضروری ہے۔

لڑکیوں کے لیے گھریلو معاشیات کی تعلیم کے اس پہلو کی اہمیت خاص طور پر شادی کے بعد اس وقت واضح ہوتی ہے جب انہیں اپنے شوہروں کے علاوہ اپنے سسرال والوں کے ساتھ معاملہ کرنا پڑتا ہے۔اگر وہ باہمی میل جول کو خوشگوار بنانے کے اصولوں سے آگاہ ہوں تو انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور وہ جلد ہی سسرال میں اپنا مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتی ہیں۔

آمدنی اور گھر کے اخراجات میں توازن آمدنی اور اخراجات میں توازن رکھنا تقریباً ہر گھر کے لیے ایک مسئلہ ہے۔اکثر اوقات محدود آمدنی اور لامحدود اخراجات کی وجہ سے گھریلو اخراجات خاندان کی آمدنی سے بڑھ جاتے ہیں اور گھر کے منتظم کو ذہنی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے گھریلو معاشیات کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے تاکہ آمدنی اور اخراجات کا حساب رکھا جا سکے۔محدود آمدنی میں اخراجات پورے کرنے کے طریقے سکھائے جاتے ہیں، آمدنی اور اخراجات کا بجٹ بنانا اور آمدنی بڑھانے کے طریقے سکھائے جاتے ہیں اور آمدنی اور اخراجات میں توازن رکھ کر بجٹ بنانے کے طریقے سکھائے جاتے ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

بچوں کی دیکھ بھال اور نشو نما

بچے قوم کا مستقبل ہیں اس لیے ان کی دیکھ بھال، تعلیم اور ترقی کو ہر ممکن طریقے سے بہتر بنانا ضروری ہے۔ہم اس معاملے پر کوئی خاص توجہ نہیں دیتے لیکن اکثر لاعلمی اور لاپرواہی کی وجہ سے بچوں کی تربیت اور نشوونما میں کوتاہی پیدا ہوجاتی ہے جس سے بچے کا مستقبل بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ہوم اکنامکس، بچوں کی نشوونما کے مختلف مراحل، بچے کی غذائیت، صحت، ذہنی وجسمانی نشوونما، تعلیم وتربیت ہر پہلو اور مسئلہ پر جدید علوم کے حوالے سے پڑھایا جاتا ہے۔

گھریلو کام کاج میں مہارت

گھریلو کام کاج میں عورت کی روزمرہ کی زندگی میں گھر کے بہت سے کام شامل ہیں جیسے کھانا پکانا، سلائی کرنا، استری کرنا، کپڑے دھونا، صفائی ستھرائی، برتن دھونا وغیرہ۔ان تمام کاموں میں نہ صرف خاص مہارت بلکہ بہت زیادہ وقت اور توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔گھریلو معاشیات کی تعلیم لڑکیوں کو اس طرح تربیت دیتی ہے کہ وہ موجودہ دور کے تقاضوں اور خاندانی ضروریات کے پیش نظر کم سے کم وقت اور توانائی کے استعمال کے ساتھ مختلف گھریلو کاموں کو انجام دینے کے لیے جدید طریقے اختیار کر سکیں۔ہوا اور جو بیک وقت تمام خاندانوں کے لیے مفید اور قابل قبول ہے۔اس طرح گھریلو معاشیات لڑکیوں کی ایک اچھی شخصیت کی تشکیل میں مدد کرتی ہے۔

رہائش حاصل کرنا اہم گھریلو مسئلہ

آج کے دور میں محدود وسائل اور محدود آمدنی کی وجہ سے رہائش کا حصول ایک اہم مسئلہ ہے، مسئلہ گھر بنانے کا ہو یا کرائے کا مکان حاصل کرنے کا، خاندان کو بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس کے علاوہ رہائشی سہولیات جیسے گیس، پانی، بجلی وغیرہ بھی خاندان کے لیے ایک اہم مسئلہ ہیں۔اس کے علاوہ یہ مضمون گھر کو صاف ستھرا، آرام دہ رکھنے میں مدد کرتا ہے اور گھر کی سجاوٹ کے بارے میں بھی معلومات فراہم کرتا ہے۔

سوال نمبر 2 دیہی زندگی کے مسائل کیا ہیں؟ ہوم اکنامکس ان مسائل کے حل میں کیا معلومات فراہم کرتا ہے؟

جواب۔

دیہی ترقی سے مراد وہ حکمت عملی ہے جسے کوئی ملک اپنے دیہاتوں میں آباد لوگوں کی اقتصادی اور سماجی حالت بہتر بنانے کے لئے بروئے کار لائے۔دیہی ترقی کے الفاظ ہم اکثر استعمال کرتے ہیں۔مثلاً دیہی ترقی کا محکمہ ، دیہی ترقی تنظیم ، دیہی ترقی کا پروگرام، منصوبہ اور بجٹ وغیرہ لیکن اوپر دی گئی دیہی ترقی کی تعریف میں اسے بطور حکمت عملی بیان کیا گیا ہے۔

دیہی ترقی کے لیے پیداواری صلاحیتوں: دیہی ترقی کے بارے میں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا لوگوں کی پیداواری صلاحیتیں براہ راست مختلف اقدامات (مثلاً بیج، کھاد اور قرضے وغیرہ کی فراہمی) کے ذریعے بڑھائی جائیں یا انہیں تعلیم اور صحت جیسے شعبوں میں بہتر سہولتیں فراہم کی جائیں۔

نتائج: سوچ کر بتائیے۔آپ کے خیال میں دونوں طریقوں میں سے کونسا طریقہ بہتر ہے؟ (اگر ہم حکومت صرف تعلیم اور صحت کے لیے بجٹ مہیا کرتی ہے۔تو اسکے نتیجے میں پیداواری صلاحیتیں مستقبل قریب میں نہیں بڑھ سکتیں۔دوسرے لوگ ان سہولتوں کے لئے حکومت پر زیادہ تکیہ کرنے لگتے ہیں۔اور اس

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں
میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
0345 5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں ۔

انتظار میں رہتے ہیں کہ حکومت ہی انکے لئے سکول اورڈسپنسریاں وغیرہ کھولے ۔تیسرے بجٹ کاایک خاصہ حصہ غیر پیداواری اخراجات کی نذرہوجاتا ہے)تعلیم اورصحت کی وجہ سے بھی لوگوں کی پیداواری صلاحیتیں بڑھتی ہیں ۔اس لیے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس پرزیادہ زوردیا جائے ؟ براہ راست پیداوار بڑھانے پر یامعاشرتی بہبود سے متعلقہ سہولتوں کی فراہمی پر ؟ بعض ممالک میں کئی ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں حکومت نے اپنے بجٹ کا اچھاحصہ دیہی علاقوں میں معاشرتی بہبود کے کاموں پرخرچ کیا۔لیکن آج ان ممالک میں بہت سے سکول ایسے ہیں ۔جہاں طالب علم تو موجود ہیں لیکن اساتذہ کی کمی ہے ۔اور بہت سی ڈسپنسریاں ایسی ہیں جہاں ڈاکٹرز اورادویات موجودنہیں اورعلاقے میں بے روزگاری کا مسئلہ شدید ہے۔

ایک ادارہ ایک ’’سلسلہ‘‘ ہوا کرتا ہے۔کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد اگر آپ کا عملہ وہاں (گاؤں میں) نہ بھی جائے تب بھی اگر یہ سلسلہ جاری رہے تو ہم کہیں گے کہ آپ نے وہاں ایک ادارہ قائم کردیا ہے۔لیکن دوسری صورت میں اگر آپ کی مسلسل محنت ومشقت سے آپ اس گاؤں میں ایک ادارہ قائم کرنے میں بری طرح ناکام رہے‘‘۔

اس لئے ضروری ہے کہ پورے کے پورے اداری ڈھانچے کی سلائی اورکڑ ہائی اس طرح ہوکہ یہ لوگوں کے اپنے منتخب نمائندوں پر مشتمل اداروں کے ذریعے ان لوگوں ہی کوجواب دہ ہوسکے۔لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں تو اس بات کا احساس کرنا اورضروری ہوجاتا ہے کہ اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کا مطلب ایک ایسی نمائندہ حکومت ہے جوزیادہ تر لوگوں کی امنگوں ،خواہشات، اجتماعی مفادات اورمشترکہ اقدار کی زیادہ سے زیادہ ترجمانی کرسکے۔بصورت دیگر اگرمنتخب افرادلوگوں کے مشترکہ مفادات کی صحیح ترجمانی نہیں کرتے تو پھر اسکا کوئی فائدہ نہیں۔تاہم کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی جگہ اس کا آغاز کرنا ہی پڑتا ہے۔

نچلی سطح پر اختیارات کی منتقلی کے بارے میں بعض غلط فہمیاں بھی پائی جاتی ہیں ۔اسکا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ لوکل گورنمنٹ کو مکمل طور پر سارے اختیارات تفویض کردیئے جائیں چاہے ان میں مقامی انتظامیہ اورمقامی ترقی سے متعلقہ بعض معاملات ہی کیوں نہ ہوں ۔ایسا کرنا نہ ہی تو پارلیمانی جمہوریت میں ممکن ہے اورنہ ہی ایک ایسے معاشرے میں جہاں دیہی آبادی طرح طرح کے لوگوں پر مشتمل ہو۔یہاں ثقافتی تضادات بڑے واضح اورعام ہوتے ہیں اورلوگوں کے چھوٹے چھوٹے مختلف نوع کے مفادات کی ترجمانی کرتے ہیں ۔ان کے مختلف مطالبات اس بات میں رکاوٹ بنتے ہیں کہ مکمل ہم خیالی سے منتخب نمائندے چنے جاسکیں ۔اورویسے بھی شاید ہی ایسی کوئی منتخب باڈی ہوجوان مختلف نوع کے مفادات کی ترجمانی کرسکے۔

ایک جائز شکایت ان منتخب لوکل باڈیز کے خلاف یہ ہے کہ چند خاص مفادات کے حامل افرادان پر اپنا قبضہ جما لیتے ہیں ۔اسی لیے یہ کہا جاتا ہے کہ اگر فیصلے صوبائی یا قومی سطح پر ہوں تو انصاف کی زیادہ توقع ہوتی ہے ۔لیکن اس سب کے باوجود کسی بھی منصوبے پر چاہے اسے کتنا سوچ سمجھ کر بنایا جائے اس وقت تک عمل درآمد نہیں کیا جاسکتا جب تک اسے اچھی خاصی سیاسی پشت پناہی حاصل نہ ہواور جب تک کوئی رضا کارانہ طور پراس میں شمولیت نہ کریں درحقیقت جب ہم اس وقت ان قیمتی وسائل سے خود کو محروم کرلیتے ہیں جو دیہاتوں میں آبادزیادہ ترلوگوں کے پاس ہوتے ہیں ۔(لوکل مسائل کے بارے میں مقامی لوگوں کی سوجھ بوجھ اپنے مسائل حل کرنے کے لئے جذبہ اوردیگر مقامی تخلیقی قوتیں)

منتخب لوکل باڈیز کے پس پشت یہ تصور ہے کہ دیہی ایجنسیاں قائم ہوں جو دیہی ترقی کے مخصوص کاموں کوسرانجام دینے کی ذمہ دار ہوسکیں ۔انکی حیثیت حکومت کے ایک نمائندے ادارے کی نہیں ہوتی بلکہ ایک ایسے ادارے کی جو اپنے وسائل خود پیدا کرسکے اورجس سے ترقی میں جان ڈالی جاسکے اورمقامی قیادت پیدا ہوسکے۔چونکہ یہ لوکل باڈیز مقامی اسٹاف کے کام کی نگرانی کرسکتی ہیں اوریہ دیکھ سکتی ہیں کہ آیا حکومت کی ایجنسیاں اپنا اپنا کام صحیح طور پرانجام دے رہی ہیں یانہیں اسکا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ لوکل باڈیز حکومتی اسٹاف کوکنٹرول کرنے کے لیے قائم کی جاتی ہیں اورخاص طور پرجبکہ حکومت کی ان ایجنسیوں اوراسٹاف کوبہت سے فنی نوعیت کے کام بھی کرنے پڑتے ہیں۔

نچلی سطح پراختیارات کا مرکوز کرنا اس بات کا مرہون منت ہے کہ قومی سطح پرجمہوریت کس قدر محفوظ اورمستحکم ہے۔اوردراصل ان اختیارات کی ان نچلی سطحوں پرجمہوری طریقے سے تقسیم ہی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے۔کہ ملک بھر میں جمہوریت کی وسعت کتنی ہے اور یہ جگہ جگہ کس حدتک موجود ہے؟ دوسری طرف نچلی سطح پر اختیارات کی منتقلی کے پس پشت عام طور پر یہ مفروضہ ہوتا ہے۔کہ پورے ملک میں جمہوریت کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے اوراسمبلیاں وغیرہ وجود میں آچکی ہیں اورانہیں صحیح معنوں میں عوامی طریق پر نچلی سطحوں پر نبھایا جاسکتا ہوانہی سطحوں پر قائم کئے گئے مختلف اداری ڈھانچوں کوسونپ دی جائیں ۔لیکن یہ کسی بھی صورت میں اس حدتک نہ ہوکہ قومی سطح کے ادارے اپنی اہمیت کھوبیٹھیں ۔اس توازن کوبرقرار رکھنا ہی دراصل انتظامیہ کی اعلیٰ کارکردگی کا ایک امتحان ہوتا ہے۔یہاں قومی اخوت کوملحوظ رکھنا پڑتا ہے۔کیونکہ اختیارات کی قومی سطح سے منتقلی دوسری صورت میں مقامی اورصوبائی انانیت کوفروغ دیتی ہے۔

سیاست اورترقیاتی کاموں پرعمل درآمد کسی حدتک لازم وملزوم بھی ہوجاتے ہیں اوربعض اوقات بڑا مشکل ہوجاتا ہے کہ ان دونوں کوالگ کیا جاسکے۔مقامی سطح پرکسی بھی منتخب لوکل باڈی کے لیے ضروری ہے کہ معاشرتی بہبود کے کاموں سے آگے نکل کرطاقت کے حصول کے لئے اپنے ناطے اوپروالی سطحوں سے جوڑے ۔پھر یہ ضروری ہوجاتا ہے کہ سیاسی بلندیوں پر پہنچنے کے لئے مقامی لیڈران لوکل باڈیز کو بطور ایک سیڑھی کے استعمال کریں ۔دوسری طرف انتخابات اس سلسلے میں اس طرح رکاوٹ بنتے ہیں کہ مرکزی سطح کی قیادت کوبھی نچلی سطحوں پراپنی نظر رکھنا پڑتی ہے اوراسطرح قیادت کے لیے بڑا مشکل ہوجاتا ہے کہ وہ نچلی سطح پر جوکچھ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اورتھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہوتا ہے کہ لوکل باڈیز کی سطح پر بھی ان کے اپنے آدمی منتخب ہوں۔اس طرح لوکل باڈیز کے انتخابات کا اختیار اگر صوبائی حکومتوں کو دے دیا جائے تو ظاہر ہے ان حکومتوں کی کوشش ہوگی کہ یہ باڈیز ان کے بتائے ہوئے پروگراموں کو لوکل سطحوں پر چلائیں اور اس طرح انکی طاقت اور سرپرستی قائم رہے۔

دوسری طرف کچھ ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جہاں حکومتوں نے براہ راست ایسے اقدامات کو ترجیح دی جن سے کاشت کار اپنی زرعی پیداوار جلد بڑھا سکیں نتیجتاً لوگوں کی آمدنیوں میں اضافہ ہوا اور وہ اپنی تعلیم وصحت جیسی ضروریات حکومت پر انحصار کئے بغیر خود پوری کرنے کے کسی قدر قابل ہو سکے۔

وسیع زرعی رقبوں پر کاشت: دیہی ترقی کی ایک حکمت عملی یہ ہے کہ حکومت لوگوں کو نجی طور پر زیادہ سے زیادہ زمین خریدنے کی اجازت دے دے تاکہ وہ وسیع فارموں پر کاشت کاری کر سکیں۔(مغربی ممالک میں یہ طریقہ رائج ہے)

سوچ کر بتائیے۔۔۔آپ کے خیال میں پاکستان میں وسیع فارموں پر کاشتکاری کس حد تک ممکن ہے؟

۲فوائد:

ا۔ وسیع رقبے کے فارموں پر جدید مشینری کا استعمال بآسانی ہو سکتا ہے۔(مثال کے طور پر زمین کی چھوٹی چھوٹی ادھر ادھر بکھری ہوئی ایسی ٹکڑوں پر جو مختلف لوگوں کی ملکیت میں ہوں ٹریکٹر کا استعمال بڑا مشکل ہے)۔

ب۔ چونکہ کاشت جدید مشینی طریقوں سے وسیع پیمانے پر ہوتی ہے۔اس لیے ابتدائی سرمایہ لگانے کے بعد ہر سال فصل اگانے خرچہ مقابلتاً کم آتا ہے۔

ج۔ پیداواری نتائج بہتر طریق پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

د۔ کاشت کاروں کو مختلف ترغیبات دینے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔(یہ کہ وہ فلاں بیج استعمال کریں اور فلاں قسم کی کھاد استعمال کریں وغیرہ وغیرہ)

ر۔ چھوٹے کاشت کاروں کے مقابلے میں بڑے کاشت کاروں کو جدید طریقے اپنانے میں دیر نہیں لگتی۔

س۔ حکومت کی اس پالیسی سے کاشت کاروں کو ایسی زرعی اصلاحات کا خوف نہیں رہتا جن سے ان کی زمین چھن جائے۔

ک۔ ایسے لوگ جو اس قابل نہیں ہوتے کہ اتنی بڑی بڑی زمینیں خرید سکیں انہیں ان فارموں پر روزگار مہیا ہو جاتا ہے۔

آج کے جدید دور کہا جاتا ہے اور اس دور میں ٹیکنالوجی ترقی کی راہ میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔بہترین ٹیکنالوجی جہاں وقت کی ضرورت ہے وہاں ٹیکنالوجی کا غلط اور بے جا استعمال ٹیکنالوجی کا منفی رخ دکھانے کا باعث بنتا ہے۔ٹیکنالوجی ہر طبقہ زندگی کو موثر اور کارآمد بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں آبادی کا جہاں انحصار دیہی ماحول پر زیادہ کیا جاتا ہے وہی پر ٹیکنالوجی بھی بڑے عوامل کے طور پر زیادہ استعمال کی جاتی ہے۔

چھوٹے کاشت کار: دیہی ترقی کی ایک حکمت عملی یہ ہے کہ صرف چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔**فوائد:** اس حکمت عملی کے فوائد یہ ہیں۔

ا۔ جن ممالک میں زرعی زمین چھوٹے چھوٹے ملکیتی ٹکڑوں میں بٹی ہوئی اور جہاں کی نصف سے بھی زیادہ آبادی کا انحصار زراعت پر ہو وہاں اسکے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ ممالک اپنے چھوٹے اور درمیانے درجے کی کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی کریں۔ان ممالک میں ایسی حکمت عملی کا فائدہ یہ ہے کہ دیہی علاقوں میں پہلے سے مروج ملکیتوں ہی کی بنیاد پر زرعی ترقی کے پروگرام کو استوار کیا جا سکتا ہے۔اور شدید قسم کی تبدیلیاں نہیں کرنی پڑتیں۔

ب۔ دیہی ترقی کی اس حکمت عملی سے بیشتر دیہی آبادی مستفید ہوتی ہے۔

ج۔ اس وقت دنیا میں بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کاشت کاروں کو مختلف نوعیت کی سہولتیں فراہم کی جائیں تو انہی چھوٹے فارموں کی پیداواری شرح وسیع پیمانے کے فارموں سے اگر زیادہ نہیں تو کم از کم انکی پیداواری شرح کے برابر ضرور ہو سکتی ہے۔

۲ء۵ء۲ضروری اقدامات: جہاں تک اس حکمت عملی کو کامیابی سے چلانے کا سوال ہے تو اسکے لیے مندرجہ ذیل اقدامات لازمی ہیں۔

ایک بڑا واضح زرعی اصلاحات کا پروگرام۔ترقی پذیر ممالک کو کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاشت کاروں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے لیکن یہاں ایسے بڑے زمین دار بھی ہوتے ہیں۔جنہیں ہم غیر حاضر زمین اور کہتے ہیں۔یعنی وہ خود شہروں میں رہتے ہیں اور کاشت اپنے مزارعین سے کرواتے ہیں۔اب ضروری نہیں کہ ان اصلاحات کا مقصد ان کی بڑی بڑی زمینوں کو بے زمین کاشت کاروں میں بانٹنا ہو۔ان زرعی اصلاحات کا مقصد دراصل بہت سے ممالک میں اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ آگے چل کر خاص طور پر جب بڑے بڑے ڈیم تعمیر ہوں اور یہ علاقے سیراب ہو جائیں۔تو چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاشت کاروں کی حالت سدھارنے کا باعث بنے۔ظاہر ہے کہ اگر مطمع نظر محض پیداوار میں اضافہ ہو تو ہو سکتا ہے کاشت کاروں کی آمدنیاں آڑھتیوں کی نذر ہو جائیں اور انکی حالت ویسی کی ویسی رہے۔اس حکمت عملی کو اپنانے سے حکومت کو نہ صرف کئی محکمے قائم کرنا پڑتے ہیں۔بلکہ مختلف قسم کے تحقیقاتی کاموں اور شماریاتی جائزوں کا اہتمام بھی کرنا پڑتا ہے۔کسانوں کو مختلف لوازمات مثلاً عمدہ بیج اور کھاد وغیرہ بھی سستے داموں فراہم کئے جاتے ہیں اور انہیں قرضے دینے کے لیے پیسہ درکار ہوتا ہے۔بعض ممالک میں ایسی حکمت عملی کے تحت حکومت نے کسانوں کو مارکیٹنگ اور فصلوں کو سٹور کرنے کی سہولتیں بھی فراہم کی ہیں۔

رضا کارانہ اشتراک: بعض ممالک میں اس بات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ ملحقہ زرعی زمینوں کے کاشت کار رضا کارانہ طور پر اپنی زمینوں کو ملا کر اس طرح کاشت کریں۔جیسے وہ وسیع رقبے کا ایک بڑا فارم ہو۔اس حکمت عملی کا دیگر فائدوں کے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ سب مل جل کر مختلف قسم کی جدید مشینری

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

خرید سکتے ہیں اور اسے بچت کے ساتھ استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔اس سسٹم میں ہر ایک کے اپنی اپنی زمین کے مالکانہ حقوق برقرار رہتے ہیں۔جبکہ کچھ کے ذمے زمین کی کاشت کا کام سونپ دیا جاتا ہے۔

ذمہ داریاں: اس حکمت عملی کا بنیادی نکتہ یہ ہے۔ چھوٹے کسانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی پیداوار بڑھائیں اور ان توقعات پر پورا اتریں جو حکومت اپنی کوششوں کے صلے میں ان وابستہ کرتی ہے؟ یہ فرض ان پر بھی اتنا ہی عائد ہوتا ہے۔ جتنا کہ حکومت پر کہ وہ ان کی غربت دور کرے۔

پاکستان جیسے زرعی ممالک میں اکثر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ زیادہ بڑے کنبے معیشت کے لیے سہارا بنتے ہیں۔اکثر کہا جاتا ہے کہ کسان چاہتے ہیں کہ ان کے ہاں زیادہ سے زیادہ بچے ہوں تا کہ وہ کھیتوں میں خاص طور پر جب بوائی اور کٹائی کا وقت ہوتا ہے کام کر سکیں لیکن حقیقت نے اس محض ایک مفروضہ قرار دیا ہے۔ جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ دچاول اور گندم پیدا کرنے والے ممالک میں کاشتکار اپنے کنبے کی ضرورت کے مطابق فصل سٹور کرنے کے بعد جو بچ جاتی ہے۔اسے فروخت کر دیتا ہے۔اگر اس کے کنبے کے افراد کی تعداد کم ہو تو مقابلتاً کم فصل سٹور کرے گا اور اس طرح بیچنے کے لیے اس کے پاس زیادہ فصل باقی بچے گی۔

مثال: فرض کیا ایک دس سالہ لڑکا ایک دن میں 1 پونڈ گندم کی روٹیاں استعمال کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ سال میں 550 پونڈ گندم اس کی خوراک بنتی ہے۔اتنی گندم کی قیمت سال 1974ء کی گندم کے حساب 175 روپے بنتی ہے۔کاشتکاروں کی سالانہ اوسط آمدنی 3500 روپے کے لگ بھگ ہے۔اس لحاظ سے اس لڑکے کی خوراک پر جو خرچ ہوا وہ اس آمدنی کا 5 فیصد حصہ تھا اب اگر 6 بچے ہوں تو آمدنی میں خسارہ کم از کم 20 فیصد ہو گا یہی وہ فرق ہے کہ جس کی وجہ سے پہلا کاشتکار تو اس قابل ہوتا ہے کہ وہ ہر سال تھوڑی سی رقم بچا لے جبکہ دوسرا کچھ نہیں بچا سکتا۔

سوال نمبر 3 بنیادی طور پر وسائل کی کتنی اقسام ہیں؟ مفصل تحریر کریں۔

جواب۔

ہوم اکنامکس ایک بین الکتشافی شعبہ ہے جو خاندانوں کی بہتری، ان کی معیشت، صحت، اور روزمرہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے اور منظّم کرنے کے بارے میں ہے۔ یہ مضمون گھریلو زندگی، غذا، بچوں کی نگہداشت، لباس، اور مالی منصوبہ بندی جیسے موضوعات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ بنیادی طور پر، ہوم اکنامکس کا مقصد انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنا اور زندگی کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔

صحت اور تغذیہ

ہوم اکنامکس میں صحت اور تغذیہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ صحت مند غذاؤں کا انتخاب، متوازن غذائی اجزاء ▪ کی فراہمی، اور روزانہ کی خوراک میں تبدیلیاں کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ اہل خانہ کی صحت کو برقرار رکھا جا سکے۔ یہ شامل ہے صحت مند طبخ کی تکنیکیں اپنانا، غذاؤں کی حفظان صحت کا خیال رکھنا، اور خوراک کی منصوبہ بندی۔ اچھی صحت کے لیے ضروری ہے کہ ماہرین یا نصاب کی رہنمائی کو مدنظر رکھتے ہوئے غذائی ضروریات کو پورا کیا جائے۔

بجٹ سازی اور مالی منصوبہ بندی

ہوم اکنامکس میں بجٹ سازی بہت اہم ہے۔ یہ ایک منطقی منصوبہ بندی کا عمل ہے جس میں آمدنی، خرچ، اور بچت کا حساب شامل ہوتا ہے۔ خاندان کی روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مالی منصوبہ بندی اور بجٹ کا درست ہونا بے حد اہم ہے۔ اس میں ہنگامی فنڈ ز بنانا، قرضوں کا انتظام کرنا، اور طویل مدتی مالی اہداف کی منصوبہ بندی شامل ہو سکتی ہے۔

گھریلو انتظام

گھریلو انتظام میں گھر کے مختلف کاموں کی منصوبہ بندی، تقسیم، اور ان کا مؤثر طریقے سے انتظام کرنا شامل ہوتا ہے۔ یہ کام گھر کی صفائی، کپڑوں کی دھلائی، اور دیگر روزمرہ کے فرائض ہو سکتے ہیں۔ عائلی نظام اور انتظامی صلاحیتوں کی بہتری کے لیے اس شعبے کی درست تفہیم ضروری ہے، تا کہ گھر میں رہنے والے افراد کو ایک منظّم اور خوشگوار ماحول فراہم کیا جا سکے۔

بچوں کی نگہداشت اور تعلیم

بچوں کی نگہداشت اور ان کی تعلیم ہوم اکنامکس کا ایک لازمی جزو ہے۔ یہ موضوع بچوں کی نفسیات، ان کی بڑھوتری، اور تعلیم کے مختلف طریقوں کی تفہیم پر مبنی ہے۔ صحیح تربیت، صحت مند عادات، اور بچوں کے لیے محفوظ ماحول فراہم کرنا والدین اور معلمین کا اہم فرض ہوتا ہے۔ بچوں کی تعلیم کے لیے بہترین طریقے اپنانا ان کی شخصیت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

لباس اور خیاطی

لباس اور خیاطی ہوم اکنامکس کے ایک اہم پہلو ہیں۔ گھریلو زندگی میں اپنے لیے وسائل کا انتخاب کرنے کی مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہ صرف ملبوسات تک محدود نہیں بلکہ یہ شامل ہے کہ کس طرح کپڑوں کی خریداری کی جائے، کیسے ان کی دیکھ بھال کی جائے، اور کھڑکیاں اور گھروں کی سجاوٹ کے لیے بھی خیاطی کی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

وقت کی منصوبہ بندی

ہوم اکنامکس میں وقت کی منصوبہ بندی ایک اور اہم عنصر ہے۔روزمرہ کے کاموں کے لیے وقت کی مؤثر منصوبہ بندی ہمیں اپنی زندگی کی مختلف ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے نبھانے میں مدد دیتی ہے۔یہ شامل ہے کہ کاموں کو کس طرح ترتیب دیا جائے،ایک دن کی روٹین کیسے بنائی جائے،اور اپنے وقت کو کس طرح زیادہ فائدہ مند بنایا جائے۔

ماحولیاتی آگاہی

ہوم اکنامکس میں ماحولیاتی آگاہی بھی ایک بنیادی ضرورت ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنے گھروں میں ماحول دوست عادات اپنانا چاہیے،جیسے کہ فضلہ میں کمی،ری سائیکلنگ،اور توانائی کی بچت کرنا۔یہ عمل نہ صرف ہمارے گھر کی صحت کے لیے مفید ہے بلکہ یہ زمین کے وسائل کا بھی تحفظ کرتا ہے۔

کمیونٹی اور معاشرتی ذمہ داری

ہوم اکنامکس کا ایک اور اہم پہلو کمیونٹی اور معاشرتی ذمہ داری ہے۔خاندانوں کی تربیت اور ان کی رہنمائی کرنا کہ وہ اپنی کمیونٹی کا حصہ بنیں اور اپنے اردگرد کے لوگوں کے ساتھ مثبت تعلقات بنائیں۔اس میں دوسروں کی مدد کرنا،معلومات کا تبادلہ کرنا،اور معاشرتی خدمات میں شرکت کرنا شامل ہے۔

ہوم اکنامکس کی بنیادی ضروریات کا مجموعہ زندگی کی بہت سی جہتوں تک پھیلا ہوا ہے۔یہ نہ صرف اپنے گھر کے اندر موجود ضروریات کو پورا کرنے میں مددگار ہے بلکہ یہ ہمیں معاشرتی اور ماحولیاتی ذمہ داریوں کا بھی ادراک دلاتا ہے۔ایک متوازن اور خوشحال خاندان کے قیام کے لیے ہوم اکنامکس کی تعلیم اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔اس کے ذریعے ہم اپنی روزمرہ کی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

سوال نمبر 4 بجٹ بنانے کے اصول لکھیں۔

جواب: **بچت:** بچت آمدنی کا وہ حصہ ہے جو اخراجات،ٹیکس اور دیگر واجبات کی ادائیگی کے بعد بچ جاتا ہے۔یا دوسرے الفاظ میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جب ہم آج کی ضروریات یا اخراجات کو روک لیتے ہیں۔کہ مستقبل میں اس سے فائدہ اٹھائیں تو اسے بچت کہتے ہیں"۔

بچت وہ بیج ہے جو دولت کو بڑھاتی ہے روپیہ پیسہ یا دولت اپنے آپ نہیں بڑھتے بلکہ جب آمدنی اور اخراجات کو منظم طریقے سے استعمال کیا جائے تو بچت ہوتی ہے۔بچت میں سرمایہ کاری کے ذریعے بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ مختلف وجوہات کے لئے بچت کرتے ہیں۔مثال کے طور پر کنبہ اپنے لئے گھر بنانا چاہتا ہو یا اپنے لئے گاڑی خریدنا چاہتا ہو بیٹی کی شادی کے لئے جہیز تیار کرنا چاہتے ہوں۔بڑھاپے کے لئے کچھ رقم بچانا چاہتے ہوں یا بچوں کے لئے جائیداد بنانا چاہتے ہوں۔

بچت ہر کنبہ کا بہت اہم مقصد ہے لہذا بجٹ تیار کرتے وقت ہر کنبے کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کچھ نہ کچھ پس انداز کر دیا جائے بلکہ آج کے دور میں بجٹ کے اصولوں میں بچت کو سرفہرست شامل کیا جاتا ہے اس طرح جو کنبہ بجٹ تیار کر رہا ہو وہ حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے بجٹ میں بحث کی گنجائش پہلے ہی رکھ لیتا ہے۔

بجٹ کے فوائد: بجٹ کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔

۱۔ آمدنی اور اخراجات میں توازن رہتا ہے۔
۲۔ مستقبل کے اخراجات کی منصوبہ بندی کرتے وقت کنبے کے ذرائع و وسائل کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔تاکہ کنبے کی محدود آمدنی سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کئے جا سکیں۔
۳۔ کنبے کے مقاصد کی صحیح طور پر شناخت ہو جاتی ہے اور اس طرح سے ان کی درجہ بندی میں آسانیاں ہو جاتی ہیں۔
۴۔ گھریلو انتظام کو کافی حد تک کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے کیونکہ انتظام کا دارومدار کافی حد تک بجٹ پہ ہے۔
۵۔ افرادِ خانہ میں ہم آہنگی ضبط اور تنظیم کی لگن بڑھتی ہے اور اس طرح سے آپس میں ٹکراؤ کم ہوتا ہے۔
۶۔ انتظامیہ کو حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرنا سکھاتا ہے۔کیونکہ بجٹ کی منصوبہ بندی میں دل سے نہیں دماغ سے کام لیا جاتا ہے۔
۷۔ بجٹ انتظامیہ کو کم سے کم ذرائع و وسائل میں زیادہ سے زیادہ مقاصد حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔
۸۔ انتظامیہ کی کامیابیوں کی پیمائش بجٹ کی کارکردگی کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔
۹۔ بجٹ بچت کی ترغیب دیتا ہے۔
۱۰۔ بجٹ کنبے کو قرض کی لعنت سے بچاتا ہے

بچت کی اہمیت: بچت کی بے انتہا اہمیت ہے کیونکہ بچت کے ذریعے کنبہ اپنے سرمایہ میں اضافہ کرتا ہے اور عام طور پر کنبے کی سرمایہ کاری بچت کو استعمال میں لا کر ہی ہوتی ہے۔اسی کے علاوہ کنبہ اپنی اصل آمدنی میں اضافہ یعنی بچت کے ذریعے ہی کرتا ہے۔کنبے کے معیار زندگی میں اضافہ بھی بچت کے ذریعے ہی ہوتا ہے وہ کنبے جن میں معیار زندگی بلند کرنے کی لگن ہو وہ اپنے چھوٹے چھوٹے اخراجات کو روک کر بڑے مقاصد کے لئے رقم بچاتے ہیں۔اور زندگی کو بہتر بنانے میں کوشاں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس،پروپوزل،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک،ایف اے،آئی کام،بی اے،بی کام،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی،پی ایچ ڈی،ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

رہتے ہیں۔

پاکستانی معاشرے میں بیٹی کا جہیز تیار کرنا والدین کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ بچت کے ذریعے اس ذمہ داری سے بھی آسانی سے سبکدوش ہوا جا سکتا ہے۔ اور وقت آنے پر قرض سے بچا جا سکتا ہے۔ بچت سے والدین اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم بھی دلوا سکتے ہیں۔ بچت غیر متوقع اور مشکل مراحل میں بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوتی ہے اور یوں انسان ایسے وقت میں قرض کی لعنت سے بچ جاتا ہے۔

بچت کے طریقے: بچت کے کئی ایک طریقے ہیں پسند اور افادیت کے لحاظ سے ان میں سے کسی بھی طریقے کو اپنایا جا سکتا ہے۔

ا۔ اپنی آمدنی سے ضروری اخراجات کو نکال کر بچت کے لئے پیسہ نکالا جا سکتا ہے اور پھر دیگر اخراجات کے بارے میں منصوبہ بندی کی جا سکتی ہے۔ اس طرح سے خاتون خانہ کچھ نہ کچھ رقم پس انداز کر سکتی ہے۔

۲۔ غیر ضروری اخراجات سے پرہیز کر کے بچت کی جا سکتی ہے وہ لوگ جو غیر ضروری خریداری نہیں کرتے یا وہ چیزیں نہیں خریدتے جن کے بغیر ان کا گزارہ ہو سکتا ہے وہ با آسانی بچت کر سکتے ہیں۔

۳۔ کمیٹی ڈال کر بھی بچت کی جا سکتی ہے جب کوئی خاتون خانہ کمیٹی کی ممبر بن جاتی ہیں۔ تو ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ہر مہینے پیسے جمع کروائیں اور اس طرح سے بچت ہو جاتی ہے۔ اور یوں ہر مہینے تھوڑے تھوڑے پیسے دے کر ایک ہی دفعہ بڑی رقم مل جاتی ہے جس سے گھر کے لئے ضرورت کی کوئی بڑی چیز خریدی جا سکتی ہے۔

۴۔ زندگی کا بیمہ خرید کر بھی بچت ہو سکتی ہے۔

۵۔ مختلف قسم کے بانڈز یا بچت کی کئی اسکیمیں خرید کر بھی بچت ہو سکتی ہے۔

۶۔ کئی کنبے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی آمدنی زیادہ نہیں ہوتی لیکن وہ پھر بھی حالیہ اخراجات کو کم کر کے مستقبل کے لئے بچت کرتے ہیں۔ چونکہ حال تو نظروں کے سامنے ہوتا ہے۔ اس لئے حالیہ خواہشات کو دبایا جا سکتا ہے۔ جبکہ مستقبل مہیب ہوتا ہے۔ اور کسی کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کل کیا ہونے والا ہے اس لئے مستقبل کے لئے بچانا بہت ضروری ہے۔

سوال نمبر 5۔ بجٹ کا آمدن سے کس حد تک تعلق ہوتا ہے؟ خوراک کی ضروریات کا تخمینہ لگانا کیوں ضروری ہے؟ (20)

جواب۔

بجٹ کا آمدن سے تعلق ایک اہم اقتصادی مسئلہ ہے۔ جب ہم بجٹ کی بات کرتے ہیں تو اس میں ہمارے مالی وسائل کی منصوبہ بندی شامل ہوتی ہے۔ آمدن دراصل وہ رقم ہے جو کسی فرد یا ادارے کو کسی مخصوص مدت میں حاصل ہوتی ہے، جیسے تنخواہیں، تجارت سے حاصل ہونے والا منافع، یا سرمایہ کاری کے ذریعے ملنے والا منافع۔ بجٹ کی تشکیل اس آمدن کے گرد ہوتی ہے، کیونکہ یہ طے کرتا ہے کہ آپ کس قدر خرچ کر سکتے ہیں، کن شعبوں میں سرمایہ کاری کرنی ہے، اور مالی ذمہ داریوں کو کیسے پورا کرنا ہے۔ آمدن میں اضافہ بجٹ میں مزید خرچ کرنے کی گنجائش پیدا کرتا ہے جبکہ آمدن میں کمی سے خرچ میں کٹوتی کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ اس طرح، اگر کسی شخص یا خاندان کی آمدن میں اضافہ ہوتا ہے تو وہ ضروریات کے علاوہ چیزوں پر بھی خرچ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں، جبکہ آمدن کی کمی ان کی مالی حالت کو متاثر کر سکتی ہے۔

خوراک کی ضروریات کا تخمینہ لگانا

خوراک کی ضروریات کا تخمینہ لگانا اسی وجہ سے ضروری ہے کیونکہ یہ انسان کی بقاء کے لئے ایک بنیادی عنصر ہے۔ خوراک نہ صرف جسم کی توانائی کا ذریعہ ہے بلکہ یہ صحت کی دیکھ بھال میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ایک فرد کی خوراک اس کی عمر، جنس، کام کی نوعیت، اور صحت کی حالت کے مطابق مختلف ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا اہم ہے کہ کسی خاص طبقے یا آبادی کی خوراک کی ضروریات کیا ہیں۔ اگر ہم خوراک کی ضروریات کا درست تخمینہ نہیں لگائیں گے تو ناکافی خوراک کی وجہ سے صحت کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں، جیسے غذائیت کی کمی اور امراض کی شدت میں اضافہ۔ اس کے ساتھ ہی، اگر خوراک کی ضروریات کا صحیح اندازہ نہیں ہوگا تو معاشی طور پر بھی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً، اگر کسی ملک یا علاقے میں خوراک کی ضروریات کو نظر انداز کیا جائے تو یہ قیمتوں میں اضافہ کر سکتا ہے، جو کہ غربت اور مہنگائی کا باعث بن سکتا ہے۔

بجٹ کی منصوبہ بندی

بجٹ کی منصوبہ بندی کے دوران خوراک کی ضروریات کا تخمینہ بہت اہم ہے کیونکہ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں کس مقدار میں عوامل کو مدنظر رکھنا ہے۔ ایک انسان کی روزمرہ کی زندگی میں خوراک کی قیمتوں کا بڑھنا یا کمی آئندہ کی مالی منصوبہ بندی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر غذائی اشیاء کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں تو ہمیں اپنے بجٹ میں ان توقعات کو شامل کرنا پڑے گا تاکہ ہم کسی بھی غیر متوقع صورتحال کا سامنا کر سکیں۔ اس کے علاوہ، خوراک کی ضروریات کا تخمینہ لگانے سے ہم یہ بھی جان سکتے ہیں کہ ہمیں کس قسم کی خوراک کی ضرورت ہے، جو کہ صحت مند طرز زندگی کے لئے بھی ضروری ہے۔ انسانی صحت کے لئے متوازن خوراک کی ضرورت ہوتی ہے، جو پروٹین، کاربوہائیڈریٹس، وٹامنز اور معدنیات سے بھرپور ہوں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

اپنی آمدن کا درست اندازہ لگانا۔

ایک کامیاب بجٹ کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی آمدن کا درست اندازہ لگائیں، اور اس کے ساتھ ہی خوراک کی ضروریات کا بھی خیال رکھیں۔ اس طرح ہم کئی دیگر عوامل جیسے کہ پانی، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، اور انسانی ترقی کے دیگر اہم پہلوؤں کو بھی بجٹ میں شامل کر سکتے ہیں۔ خوراک کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر ہم اپنی آمدن کی بنیاد پر بہتر منصوبہ بندی کر سکتے ہیں، جو مالی استحکام کے لئے اہم ہے۔ اگر ہماری آمدن کا زیادہ تر حصہ خوراک پر خرچ ہوتا ہے تو باقی اخراجات کو پورا کرنا مشکل ہو سکتا ہے، جس کی وجہ سے ہمیں بجٹ کو مناسب طریقے سے ترتیب دینا ہوگا۔ مزید برآں، مختلف ثقافتوں اور معاشروں میں خوراک کی ضروریات مختلف ہو سکتی ہیں۔ مثلاً، کچھ ثقافتوں میں مخصوص غذاؤں کا استعمال زیادہ ہوتا ہے جبکہ دیگر میں مختلف 'غذائی تبادلوں' کا تصور موجود ہے۔ خوراک کی ضرورت کا تخمینہ لگاتے وقت ہمیں مقامی حالات، ثقافتی روایات اور مختلف آبادی کے معیار زندگی کا بھی خیال رکھنا ہوتا ہے۔ یہ بھی اہم ہے کہ ہم بجٹ میں ان تبدیلیوں کو مدنظر رکھیں تاکہ اگر کسی علاقے میں قدرتی آفات یا اقتصادی بحران پیدا ہو تو ہم فوری طور پر اقدام کر سکیں۔

خوراک کی ضروریات اور بجٹ۔

آخر میں، آمدن اور بجٹ کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہوتا ہے، اور خوراک کی ضروریات کا تخمینہ لگانے کی اہمیت متعدد پہلوؤں میں چھپی ہوئی ہے۔ خوراک کی ضروریات کی صحیح پہچان اور بجٹ کی منصوبہ بندی میں ان کا شامل ہونا ہمیں معاشی استحکام کی طرف لے جاتا ہے، اور افراد کی طرز زندگی اور صحت پر مثبت اثر ڈالتا ہے۔ اس حوالے سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بجٹ کا دورانیہ صرف آڑھتی دورانیوں تک محدود نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس میں انسانی ضرورتوں، خاص طور پر خوراک کی ضروریات کا بھی بہت اہم کردار ہونا چاہئے۔ اس طرح ہم ایک مکمل اور متوازن معاشی نظام کی تشکیل کر سکتے ہیں جو نہ صرف آمدن پر بلکہ صحت مند زندگی کی بنیاد پر بھی استوار ہو۔ بجٹ اور آمدن کے درمیان تعلق کی گہرائی کسی بھی معاشی نظام کی بنیاد پر منحصر ہے۔ ایک مؤثر بجٹ وہ ہوتا ہے جو آمدن کی مکمل تصویر فراہم کرے، واس میں نا صرف خرچ کی منصوبہ بندی بلکہ آنے والے خطرات کا جائزہ بھی شامل ہونا چاہیے۔ جب آمدن میں اضافہ ہوتا ہے تو بجٹ میں نئے مواقع کو پیش نظر رکھتے ہوئے خرچ کی نئی ترجیحات مرتب کی جا سکتی ہیں، جیسے کہ سرمایہ کاری، بچت، یا مزید ترقیاتی منصوبے۔ اس کے برعکس، جب آمدن میں کمی واقع ہوتی ہے تو بجٹ کے اندر سختی سے خرچ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ان دونوں صورتوں میں، خوراک کی ضروریات کا تخمینہ اہم ہوتا ہے، خاص طور پر جب یہ بنیادی انسانی ضرورت کی حیثیت رکھتا ہے۔ خوراک کی ضروریات کا تخمینہ لگاتے وقت مختلف عوامل کی نشاندہی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً، آبادی کی تعداد، مقامی غذائی رسائی، آب وہوا کی تبدیلی، اور انسانی معیار زندگی کو دیکھنا ضروری ہے۔ اگر ہم ان عوامل کو نظرانداز کرتے ہیں تو حکومتی ایڈ وو کیسی یا سیاسی پالیسیوں میں بھی خلل پیدا ہو سکتا ہے۔ اس بات کی وضاحت کرنے کے لئے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ خوراک کی کمی کس طرح بیماریوں میں اضافہ کرتی ہے۔ جب افراد مناسب غذائیت حاصل نہیں کرتے تو وہ جسمانی اور ذہنی طور پر کمزور ہونے لگتے ہیں، جو کہ ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ بن سکتا ہے۔ غذائیت کا معیار بجٹ میں بھی نظر آنا چاہیے۔ جب خوراک کی قیمتیں بلند ہوں تو یہ ضروریات کو متاثر کرتی ہیں، اور کسی ملک میں معیشت کے عمومی حالات بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ اگر کسی عوامی سکیم کے تحت خوراک کی ضروریات کا جائزہ لیا جائے تو یہ سماجی نقصان کی نشانی ہو سکتا ہے، جیسا کہ کسی ملک میں بڑھ؟؟ ہوئی غربت کی وجہ سے۔ اس صورتحال میں، جب مقامی حکومتیں مناسب خوراک کی فراہمی میں ناکام رہتی ہیں تو یہ افراد کی روزمرہ زندگی کو متاثر کرنے لگتا ہے۔ خوراک کی افادیت کا تخمینہ لگانے کے لئے درست اعداد و شمار حاصل کرنا ضروری ہے، اور یہ یقین دہانی کرنا کہ یہ اعداد و شمار حکومتی مالی حکمت عملی میں شامل ہوں۔

اقتصادی ترقی یا انحطاط

جب کسی ملک میں اقتصادی ترقی یا انحطاط کا سامنا ہوتا ہے تو اس کا اثر آپ کی روزمرہ کی زندگی پر بھی پڑتا ہے۔ اس لیے، خوراک کی ضروریات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ، بجٹ کی منصوبہ بندی میں مزید پہلوؤں کا بھی جائزہ لیا جانا چاہئے۔ اگر عوامی صحت کے نظام میں کوئی خامی ہوتی ہے، تو یہ قدرتی طور پر خوراک کی ضرورت کو متاثر کر سکتی ہے، اور عوامی صحت کی ابتدائی دیکھ بھال میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ صحت کے بارے میں آگاہی اور تعلیم بھی ضروری ہیں تاکہ لوگ خوراک کے بارے میں درست فیصلے کر سکیں۔ اسی طرح، حکومتوں اور غیر سرکاری تنظیموں کی بھی یہ ذمہ داری ہونی چاہیے کہ وہ عوام کو خوراک کی دستیابی کے بارے میں آگاہ کریں۔ مزید برآں، کسی بھی بجٹ کے دوران خوراک کی ضروریات کے تخمینہ کا عمل انسان کے طرز زندگی کے ساتھ بھی جڑا ہوا ہے۔ خوراک کی اقسام جو انفرادی طور پر منتخب کی جاتی ہیں وہ مختلف ثقافتوں، اقتصادی حیثیتوں، اور جغرافیائی عوامل کے تحت مختلف ہو سکتی ہیں۔ اگر کسی علاقے میں مقامی کھانے کی دستیابی زیادہ ہو تو لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں آسانی رہتی ہے۔ یعنی، مقامی سطح پر غذائی انصافی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ہموار منصوبے بنانا ضروری ہے۔ اس بات کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ مختلف ثقافتی پس منظر اور مذہبی رسومات خوراک کی ضروریات پر کتنا اثر ڈال سکتی ہیں۔ بجٹ کی منصوبہ بندی میں صحیح معلومات کو جمع کرنا نہایت اہم ہے۔ اگر ہم اپنے مقامی یا قومی سطح پر ہی درست معلومات حاصل نہیں کر پاتے تو اس کے نتیجے میں مالی مشکلات، غفلت، اور وسائل کی غلط تقسیم ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خوراک کی ضروریات کے تخمینہ کو مستحکم اور قابل اعتماد اعداد و شمار کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ کسی بھی قسم کی غیر یقینی صورتحال میں، جیسے قدرتی آفات یا معاشی بدحالی، یہ اعداد و شمار ہمیں درست سمت میں اقدام کرنے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔

بجٹ کے تخلیقی عمل

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03345504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

اکثر اوقات، بجٹ کے تخلیقی عمل میں عمومی رہنمائی بھی شامل ہوتی ہے۔ مثلاً، حکومتیں یا مالی ادارے مخصوص پروگرام شروع کر سکتے ہیں جو عوام کی خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تشکیل دیئے گئے ہوں۔ اگر یہ پروگرام مؤثر ہوں تو یہ نہ صرف اقتصادی بہتری کی طرف لے جاتے ہیں بلکہ سماجی ترقی کو بھی پروان چڑھاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عوامی صحت کا نظام بھی ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے جہاں کمیونٹی کی ضروریات کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی علاقے میں صحت کی دیکھ بھال کا نظام مستحکم ہو، تو یہ مشکلات میں بھی عوام کی خوراک کی ضروریات کے اندازے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس تمام عمل میں، بین الاقوامی اقتصادی تعلقات اور تجارتی معاہدے بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر کسی ملک کو باہر سے خوراک کی درآمد کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ بلاواسطہ طور پر اس کے بجٹ میں اثر انداز ہوتا ہے۔ دوسری جانب، اگر کوئی ملک خود کفالت کی پالیسی اپناتا ہے تو یہ مختصر مدت میں اس کی اقتصادی حالت کو بہتر بناتا ہے۔ لہذا، بین الاقوامی سطح پر خوراک کی ضروریات کا جائزہ لینا اور اس کے اثرات کا مطالعہ کرنا بھی اہم ہے۔

بجٹ اور آمدن کا آپس میں تعلق انتہائی پیچیدہ ہے اور اس میں خوراک کی ضروریات کا اندازہ ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ہم نہ صرف اپنے بجٹ کی تشکیل میں آمدن کا جائزہ لیں، بلکہ خوراک کی ضروریات کے تخمینہ کا بھی موثر طریقے سے جائزہ لیں۔ اس طرح ہم کسی بھی قسم کے خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں اور صحت کی بہتر حالت کے لیے بھی خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ انسانی زندگی کی بہتری اور سماجی استحکام کے لیے ان تمام پہلوؤں کا گہرائی سے مطالعہ کیا جانا لازم ہے تاکہ ہم ایک مکمل معاشی نظام کے اندر انسانی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔